تقویٰ کی برکتیں

(مولوی محمد اکبر خاں گورداسپوری متعلم دارالحدیث رحمانیہ دہلی)

برادران اسلام! میں آپ کے سامنے اس صفت کاملہ کے فضائل قرآن وحدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ جس کو اپنا سچا شعار بنا لینے ہی سے ہم دنیا اور آخرت میں فلاح وبہبود حاصل کر سکتے ہیں اور وہ صفت کاملہ تقویٰ ہے کہ جو صفت خاص رب العزۃ کے پیارے اور متبع رسول اور جنّتی لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ تقویٰ کے معنیٰ ہی یہ ہیں کہ جن بُرے اعمال سے پروردگار عالم اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ ان سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنا اور جن اعمالِ صالحہ پر پیرو ہونے کے لئے حکم دیا ہے۔ اُن کو خلوصِ دل سے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کے مبارک لفظوں سے تسلیم کرکے عمل کرنے کیلئے اپنا سچا شعار بنا لینا۔

پس اگر ہم خدا کے پیارے بننا چاہتے ہیں۔ اور آخرت کی فلاح وبہبودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو صرف اسی پیارے وصف کے ذریعے سے سب کچھ ہو سکتا ہے جیسا کہ قرآن عظیم اور احادیث نبوی میں کئی مقام پر جنّتی ہونے کیلئے تقوی کی بھی قید لگائی ہے۔ فرمایا رب العزت نے کہ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ٥ (پ ۹ س اعراف ع ۱۵) یعنی بیشک تمام زمین رب العزت کی ہے جسکو وارث بنانا چاہے بنائے۔ لیکن آخرت کے مزے اور بہاریں خاص متقیوں کے لئے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۔ (پ ۲۵ س دخان) کہ متقی لوگ رب العزت کے پاس امن وامان کی جگہ میں ہوں گے۔ حدیث نبوی کو سنئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ یعنی نفی کے بعد اِلَّا کے ساتھ استثنا کر دیا کہ جنت میں نہیں داخل ہوں گے مگر تقوی وپرہیزگاری کا مبارک وصف رکھنے والے۔ بڑے بڑے دوست قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔ لیکن متقی لوگوں کی دوستی قیامت کے ہولناک دن میں بھی ایک دوسرے کے کام آئیگی۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ٥ (پ ۲۵ س زخرف) یعنی قیامت کے دن بعض دوست بعض کے دشمن ہوں گے مگر متقی ایسے نہ ہوں گے بلکہ ان میں دوستی کا ویسے ہی احساس ہوگا متقیوں کو فرشتے سلام کریں گے اور خوش ہوں گے۔ بلکہ رب العزت نے بھی فرمایا ہے کہ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ٥ (پ ۱۱ س یونس)

رب العزت بھی اپنے متقی اور پرہیزگار بندوں کو دنیا میں بھی دوست رکھتا ہے۔ اور دنیا کی ہر مصیبت تکلیف سے اُن کو بچاتا ہے۔ اور قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اُن پر طاری نہ ہوگا۔ حالانکہ سخت بہت کا دن ہوگا۔ میرے محترم بزرگو! کہاں تک آیات پیش کروں اس پاک وصف رکھنے والوں کے لئے بہت سی آیات اور احادیث ہیں۔ لیکن میں اختصار ہی کو مدِنظر رکھتا ہوں۔ ایک جگہ اور ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ (سورہ نحل) کہ اللہ متقیوں کا ہر وقت مددگار رہتا ہے۔

میرے بزرگو! اس سے بڑھکر اچھی چیز اور کونسی ہوگی کہ جس کا دوست اور مددگار وحدہٗ لاشریک ہو۔ اس شخص سے بڑھکر بدقسمت کون شخص ہوگا جو کہ رب العزت کو اپنا مددگار بنانے کیلئے وغیرہ وکبیرہ گناہوں سے اجتناب نہ کرے۔ حدیث قدسی میں بیان ہے کہ اگر رب العزت کے بندے متقی اور پرہیزگار بن جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح رزق دیگا کہ جس طرح بھوکے جانور صبح کے وقت اپنے گھونسلوں سے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہوکر آتے ہیں لیکن آہ افسوس ہے ہماری حالت پر کہ ہم ان آیات اور حدیثوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے زندگی کو ذلت اور بے حیائی و بے غیرتی سے گذارتے چلے جارہے ہیں۔ اگر ہم اس حدیث قدسی کو مدِنظر رکھکر تقویٰ کو اختیار کرلیں تو واللہ رب العزت سچا اور وعدے کا پکا ہے ضرور ضرور ہمیں دنیا میں بڑے بڑے مراتب بخشتا اور بے حساب روزی عنایت فرماتا۔ میں اپنی بستیوں والے بزرگوں کو بھی ایک خاص آیت کے ماتحت خوشخبری دیتا ہوں فرمایا رب العزت نے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (سورہ اعراف) یعنی اگر بستیوں والے لوگ تقویٰ اختیار کرلیتے اور بُرے کاموں سے اجتناب کرتے تو ہم ان پر ضرور بالضرور زمین اور آسمان سے برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیتے۔ میری بستیوں والے بزرگو! خدارا اس آیت کو اپنا سچا شعار بناتے ہوئے رب العزت کی بیش بہا رحمتوں سے جھولیاں بھر لو مسلمانو! غور کرو کہ کسقدر متقیوں کیلئے قیمتی انعام ہیں۔ اور رب العزت کے ہاں کسقدر درجات ملیں گے اور اگر ہم ان آیات اور احادیث کو بھلاتے ہی گئے اور بے غیرتی و بیحیائی کو اپنا شعار بنائے رکھا تو یاد رکھو دنیا میں ہمارے اوپر قسم قسم کے عذاب نازل ہونگے اور یہاں سے جب ذلت کی زندگی سے فارغ ہوکر دوسرے جہان میں جائیں گے تو یہی کہنا پڑیگا کہ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا یعنی اے کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مان لی ہوتی۔ میری دلی دعا ہے کہ رب مجھکو اور میرے بزرگوں کو متقی بنادے تاکہ دنیا سے کچھ اعمالِ صالحہ لیکر جائیں اور جنت فردوس کی بہاروں کے حاصل کرنے میں محرومی کا منہ دیکھنا نہ پڑے۔

آمین ثم آمین۔